ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

ماخذ تحقیقی مجلہ

گل باز

پی ایچ ڈی سکالر، یونیورسٹی آف سرگودھا

پروفیسر ڈاکٹر غلام عباس گوندل

شعبہ اردو، یونیورسٹی آف سرگودھا

فرہنگ کلیاتِ میر فرید احمد برکاتی

Gul Baz
PhD Scholar, University of Sargodha.
Prof. Dr. Ghulam Abbas Gondal
Department of Urdu, University of Sargodha.

Farhang Kuliyat i Mir Farid Ahmad Barkati

"Farhang i Kuliyat i Meer" prepared by Farid Ahmad Barakati is a major work on the poetry of Meer Taqi Meer in genre of glossary. In contains most of word, compounds, idioms and figurative points of verses. He writes vocabulary meanings, poetic meanings and sometimes central idea of verse. He points out the words not used now a day. He also mentions the words and idiomatic expression: generally not opted for poetic expression but Meer arranged them delicately. It is a major work and most important one among the glossaries of classical Urdu poetry.

Key Words: *Meer, Barakati, Farhang, Expressions, Glossary, Poetry, Meaning, Classical, Idiomatic.*

فرید احمد برکاتی کی فرہنگ کلیاتِ میر ۱۹۸۸ء میں انڈیا سے شائع ہوئی۔یہ ان کے پی ایچ ڈی کے مقالہ کی کتابی شکل ہے۔آغاز میں مقدمہ پر میں زبانِ میر کے مختلف پہلووں سے متعلق تحقیق اور تنقید کی روایت کا جائزہ ہے۔اس مقدمہ کا اہم حصہ کلامِ میر کا لسانی اور ادبی پسِ منظر ہے جس میں میر کے عہد کی زبان کا مطالعہ مختلف ناقدین کی روشنی میں کیا گیا ہے۔(۱) اس میں زبان میر سے متعلق ہونے والی تنقید کا تذکرہ نگاری سے جدید تنقید کیا ہم کتب تک اجمالی جائزہ موجود ہے۔اس مطالعہ میں ریختہ کی تعریف اور اس کے مسائل (عہد میر میں)، مختار میر کی تحقیق، ریختہ کے بعض مسائل کی جستجو، اٹھارہویں (نصف آخر) کی زبان اور دریائے لطافت کے مباحث، انشاء اور عہد میر و مرزا کی زبان، اہل مغل پورہ کی زبان، میر اور عہد میر کی زبان میں مغل تراکیب، عہد میر کی زبان اور وحید

الدین سلیم کی آرا، میر کی زبان پر فارسی کا اثر، مثل میں تصرف، کلامِ میر میں بعض الفاظ کا خلاف لغت استعمال، غرائباتِ میر، زبانِ میر اور جمیل جالبی کا موٴقف اور زبان میر پر جدید تنقید کو موضوع بنایا گیا ہے۔

فرہنگ سازی کے دوران فرید احمد برکاتی نے کسی ایک نسخے پر انحصار نہیں کیا بل کہ کلام میر کے متعدد مستند نسخوں سے استفادہ کیا ۔یہ ضروری بھی تھا کیوں کہ قاری کسی بھی نسخے کا مطالعہ کرتے ہوئے مدد کا طالب ہو سکتا ہے۔مزید بر آں تحقیقی اعتبار سے صحت متن کا خیال رکھنا بھی لازم ہے۔

> ان تفصیلات سے یہ اظہار مقصود تھا کہ جن اشعار سے فرہنگ کے لغات کی تخریج کی گئی ہے ان کی صحت کا حتی المقدور خیال رکھا گیا ہے۔غلطی کے شبہے کی صورت میں دوسرے نسخوں سے تقابل و تصیح کی گئی ہے [۲]

لغت اور فرہنگ کا دائرہ کار الگ الگ ہے لیکن فرہنگ نویس کے لیے مستعمل زبان کی لغات کے علاوہ کلاسیکی متون کی تفہیم میں دخیل الفاظ کی تفہیم کے لیے دوسری زبانوں کی لغات بھی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ہماری کلاسیکی شاعری میں اردو، عربی اور فارسی کے علاوہ اور بھی زبانوں کے الفاظ اور اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں۔فرہنگ کا بنیادی مقصد جہاں شاعر یا ادیب کے کلام کی تفہیم ہوتا ہے وہیں اس کا ایک مقصد ادب کے ایک عام قاری کو اس متن کے مفہوم تک رسائی دینا ہوتا ہے۔ میر کی زبان سادہ ہونے کے باوجود آج کے عام قاری کے لیے عام فہم اور آسان نہیں ہے۔کلاسیکی اردو متون کی فرہنگ مرتب کرنا اور اس کی تفہیم ویسے بھی ایک مشکل کام ہے۔ وہ بھی میر جیسے شاعر کے کلام کی فرہنگ جس میں زبان و بیان کی کئی خصوصیات موجود ہیں۔فرہنگ کلیاتِ میر مرتب کرتے وقت فرہنگ نویس نے اپنے عہد میں مروجہ اردو کے علاوہ دوسری زبانوں عربی اور فارسی کے لغات سے بھی استفادہ کیا اور ان تمام لغات کا مختصر تعارف فرہنگ کے آغاز میں شامل کیا گیا ہے۔ مستشرقین کی مرتب کردہ لغات فرہنگ نویس کے خیال میں بہت عمدہ کام ہے جس کا اظہار وہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

> اردو کی کوئی لغت فیلن، پلیٹس، یا فوربس وغیرہ کی اب تک نہ حریف ہو سکی ہے، نہ بدل ثابت ہوتی ہے اردو میں ان لغات کی وہی حیثیت ہے جو فارسی میں ہندوستانی اہل لغت کو ماضی میں حاصل رہی ہے [۳]

فرہنگ نویس نے ان لغات سے کلیاتِ میر مرتب کرتے وقت کتنا استفادہ کیا اس کا جواب آگے فرہنگ کے متن کے تنقیدی مطالعہ سے چلے گا۔

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

جس زمانے میں یہ فرہنگ مرتب کی گئی اس وقت مکمل ادبی متون کی فرہنگوں کی تعداد قلیل تھی-جب ادبی متون کی تدوین کا کام شروع ہوا تو ان کے آخر میں مشکل اور نامانوس الفاظ کے معانی درج کر دیے جاتے تھے-ان الفاظ کی تعداد بہت کم ہوتی تھی اور ان سے متن کی تفہیم میں جزوی مدد ملتی-فرہنگ کلیاتِ میر کے مصنف کے مطابق فرہنگ نویسی کی روایت میں یہ پہلی فرہنگ ہے جو کسی مکمل ادبی متن کا احاطہ کرتی ہے:

> "اب تک کسی کلاسیکی شاعر کی مبسوط اور مکمل فرہنگ مرتب اور شائع نہیں ہوئی، نہ خود میر تقی میر یا ہم عصر شاعر پر اس طرح کا تحقیقی کام ہوا ہے-میر انیس کے کلام کی فرہنگ البتہ ایک استثنیٰ ہے جسے چند سال قبل نائب حسین نقوی (مرحوم) نے مرتب اور شائع کیا تھا- اگرچہ زیرِ نظر فرہنگ اور اس کی نوعیت میں بہت فرق ہے- (۴)

فرہنگ کلیاتِ میر اور فرہنگ انیس (۵) میں کس نوعیت کے فرق کی بنا پر فرہنگ کلیاتِ میر کو اولیت کا درجہ حاصل ہے نہ اس کی وضاحت کی گئی ہے-البتہ کلام میر کی فرہنگوں کی روایت کو دیکھا جائے تو یہ فرہنگ نہ صرف میر کے مکمل کلام کی فرہنگ ہے بل کہ اس کو اولیت کا درجہ بھی حاصل ہے-اس فرہنگ کے علاوہ کلامِ میر سے متعلق دستیاب فرہنگوں میں شاہینہ تبسم کی "فرہنگ کلامِ میر دیوان اول مع تنقیدی مقدمہ"(۶) 'اور حرا یاسمین کی 'فرہنگ تراکیبِ میر (دیوان چہارم) مع مختصر توضیحات"(یہ مقالہ سرگودھا یونی ورسٹی شعبہ اردو میں ایم اے کی سطح پر مکمل ہوا (۷) اسی طرح بہاء الدین ذکریا یونی ورسٹی ملتان کے شعبہ اردو میں کلامِ میر پر ایم اے کی سطح پر درج ذیل فرہنگیں مرتب کروائی گئی ہیں جن میں "فرہنگ کلیات غزلیات میر""اشاریہ تراکیب غزلیاتِ وفرہنگ""تراکیب میر تقی میر وفرہنگ" (۸) شامل ہیں۔

کسی بھی ادبی متن کی فرہنگ مرتب کرتے وقت سب سے اہم مسئلہ متن سے الفاظ کے چناؤ کا ہوتا ہے- اس فرہنگ میں متن میں موجود مفرد الفاظ، مرکبات، تراکیب، محاورات، اصطلاحات اور تلمیحات کے علاوہ فنی حوالے سے موجود خصوصیات کو شامل کر کے ان کی تفہیم کی کوشش کی گئی ہے-نامانوس، متروک اور غریب الفاظ چاہے جس قدر سادہ ہیں، فرہنگ میں شامل ہیں۔ فرہنگ کا طریقہ اندراج اس طرح ہے کہ پہلے لفظ درج کیا گیا ہے پھر اس کے ممکنہ معانی، پھر حسب ضرورت حوالہ لغت اور نیچے حوالے کا شعر یا مصرع درج ہے جس سے لفظ لیا گیا ہے آخر میں کلیات کا نمبر اور صنف یعنی ہجو، قصیدہ اور مثنوی وغیرہ کا نام اور عنوان بھی درج کیا گیا ہے۔

ذیل میں فرہنگ کے متن سے چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں جو اس کی تدوین، طریقہ اندراج، الفاظ کے چناؤ اور ان کی تفہیم کو سمجھنے میں معاون ثابت ہوں گی۔ فرہنگ میں جہاں مشکل الفاظ کا اندراج کیا گیا وہیں بلکل سادہ اور عام فہم الفاظ کو بھی فرہنگ میں شامل کیا گیا ہے۔

آشنال: ادنی، حقیر، نوکر، چاکر، خدمت گار

ملازم (متروک آصفیہ)خوشامدی ، آشنال وہ خوشامدی جو اکثر پیٹ بھرنے اور کھانا ملنے کے لیے ہیں(آسی فرہنگ کلیات)

راہِ خدا میں ان نے دیا اپنے بھی تئیں

یہ خود منہ تو دیکھو کسی آشنال کا (منقبت حضرت علیؑ) (۹)

عجب: (صفت) انوکھا۔ نادر۔ تعجب انگیز۔ زائد (آصفیہ)

۲۔ تعجب۔ حیرت۔ اچنبھا

جاتا تھا چلا راہ عجب چال سے کل میر

دیکھا اسے جس شخص نے اس کو عجب آیا (سوم) (۱۰)

فرہنگ میں تراکیب کے اندراج اور ان کی تفہیم پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ فرہنگ نویس نے پوری کوشش کی ہے کہ کلیاتِ میر میں موجود تراکیب کو فرہنگ میں زیادہ سے زیادہ شامل کیا جائے۔ ادبی متون میں شامل تراکیب کے اندراج اور ان کی تفہیم فرہنگ نویس کے لیے سب سے اہم اور مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ بہت سے مفرد الفاظ ادبی متن میں ایسے ہوتے ہیں جن کے معانی مختلف لغات میں مل جاتے ہیں لیکن تراکیب کے معانی اور اندراج سوائے ایک دو کے ہماری لغات میں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ تراکیب کے معانی کے تعین میں اس فرہنگ کے مصنف نے جو کوشش کی ہے اس کی مثال اردو فرہنگ نویسی کی روایت میں بہت کم ملتی ہے۔ اس سلسلے میں فرہنگ کے مصنف رقم طراز ہیں کہ:

"اس فرہنگ میں تراکیب کا بھی اندراج کیا گیا ہے۔ ان میں سے بہت سی تراکیب ایسی ہیں جن کے الفاظ مفرد صورت میں کسی بھی فرہنگ میں مل جائیں گے اور بعض محتاج تشریح بھی نہیں تھے۔ لیکن تراکیب کی شمولیت ایک تو تحقیقی مقالے کے خاکے کے مطابق لازمی تھی دوسرے ایک کلاسیکی شاعر کی فرہنگ میں ان سے لسانی مطالعے ، روایت کے تسلسل

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

اور عصری حقیقت کی نشان دہی میں مدد لی جاسکتی ہے -ایسی تراکیب کی شمولیت کا ایک افادی پہلو یہ بھی ہے کہ ایک کم استعداد طالب علم کو کلامِ میر کے مطالعے کے دوران کتب لغت کی ورق گردانی کی ضرورت پیش نہیں آئے گی (۱۱)

مفردات میں ترجیحی معنی / معانی کا تعین نہیں لیکن تراکیب میں تعین معنی کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے مزید بر آن تراکیب میں بدیع و بیاں کے قرینوں کی نشان دہی بھی کہیں کہیں موجود ہے۔ کہیں کہیں مختصر توضیحات ملتی ہیں جو نہ صرف کلامِ میر کو سمجھنے میں بہت معاون ثابت ہوتی ہیں بلکہ متن کی جمالیات کی جانب بھی اشارہ کرتی ہیں–اس امر سے اندازہ ہوتا ہے کہ نمونے کی فرہنگوں کی قلت کے باوصف مصنف نے فرہنگ نویسی کے ماصول و ضوابط اور طریقہ کار کو اچھی طرح نبھایا ہے-نمونے کے لیے چند مثالیں دیکھیے:

آفتابِ خوبی: حسن کا آفتاب، خورشید حسن
معشوق کا استعارہ (۱۲)

اسی طرح کلامِ میر میں موجود تلمیحات، محاورات، ضرب الامثال اور کہاوتوں کا اندراج فرہنگ میں کر کے ان کی تفہیم اور وضاحت کی گئی ہے-

چشم پوشی کرنا: آنکھ چرانا، بے توجہی کرنا، اغماض کرنا
جرم کیا غیروں کا طالع چشم پوشی کرتے ہیں
دیکھ کر احوال میرا موندلے ہے چشم یار (۱۳)

اصحاب کہف: صاحبان غار، غار والے یہ سات اہل حق تھے جو دقیانوس نام کے بادشاہ کے خوف و ظلم سے شہر سے بھاگ کر ایک غار میں چھپ گئے۔ ان کے ساتھ ایلکتا بھی تھا، ان پر نیند طاری ہو گئی پھر تین سو سال بعد بیدار ہوئے اور پھر سو گئے اب قیامت کو بیدار ہوں گے۔(آنند راج) آنند نے اگرچہ صاحبان غار کی تعداد لکھی ہے لیکن سورۃ کہف کی آیتہ قل ربی اعلم بعدتھم سے اس کی تردید ہوتی ہے یعنی اصل تعداد خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اصحاب کہف کا بھی جو سگ ہو تو ہے وہ سگ
نجم الدین کے بھی کتے کو کتا کہے ہے جگ (ہجو عاقل)(۱۴)

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

فرہنگ میں کئی الفاظ ایسے بھی ہیں جن کا اندراج کیا گیا ہے لیکن ان کے سامنے معانی درج نہ ہیں اور الفاظ کے نیچے متن کا وہ شعر بھی درج کیا گیا ہے جہاں سے وہ لفظ لیا گیا

داشت کی کوٹھڑی:(؟)

داشت کی کوٹھڑی میں لار کھا

گو کا غم طاق پر اٹھا رکھا (ہجوِ خانہ خود)(۱۵)

فرہنگ کے صفحہ ۵۴۹ پر ،، سیر نزِ،، کے معانی بھی درج نہ ہیں جب کہ حوالے کا شعر درج کیا گیا ہے-اس طرح کی اور مثالیں بھی فرہنگ کے متن میں موجود ہیں۔

فرہنگ کلیاتِ میر کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ فرہنگ نویس نے کوشش کی ہے کہ کلامِ میر میں موجود تمام حل طلب الفاظ کو شامل کر کے ان کی تفہیم کی جائے۔ کلاسیکی متون کی فرہنگوں میں الفاظ کے رہ جانے اور اصل معانی تک رسائی نہ ہونے کی کئی وجوہات ہوتی ہیں-بعض اوقات تمام دستیاب نسخوں میں لفظ صاف اور واضح نہیں ہوتا جس کی وجہ سے املا کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے اور وہ لفظ فرہنگ میں شامل ہونے سے رہ جاتا ہے-تو ایسے تمام الفاظ کی فرہنگ نویس کو چاہیے کہ فرہنگ کے متن کے ساتھ ساتھ مقدمہ میں بھی شامل کرے-پھر کلیاتِ میر جیسے ضخیم کلیات سے الفاظ کا رہ جانا ایک لازمی امر ہے-فرہنگ کلیاتِ میر کے علاوہ ابھی تک ہماری لغات میں بھی میر جیسے شاعر کے تمام الفاظ شامل نہیں ہو سکے-ڈاکٹر عبد الرشید اس ضمن میں "فرہنگ میر چراغ ہدایت کی روشنی" میں لکھتے ہیں کہ:

"اردو میں کوئی ایسی لغت موجود نہیں جس کی بنیاد کلاسیکی شعر و ادب پر رکھی گئی ہو یا میر جیسے قادر الکلام شاعر کے کلام پر مبنی ہو۔ فرہنگ کلیات میر (از برکاتی) یا اردو لغت (تاریخی اصول پر) میں بھی میر سے مختص بہت سے الفاظ، تراکیب اور محاورات درج نہیں ہیں،،(۱۶)

فرہنگ کلیاتِ میر میں ہر لفظ کے سامنے اس کے تمام ممکنہ معانی کا اندراج کیا گیا ہے-فرہنگ نویس کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ جس متن کی فرہنگ مرتب کر رہا ہو صرف اسی متن کے تناظر میں ہر لفظ کے سامنے اسی ایک معانی کا اندراج کرے-اسی طرح مقدمہ میں فرہنگ نویس نے مستشرقین کی جن لغات کا حوالہ دیا ہے فرہنگ کے متن میں الفاظ کی تفہیم میں ان کا حوالہ بہت کم ہے مجموعی طور پر کلامِ میر کے حوالے یہ ایک عمدہ کام ہے-میر کی لفظیات کو ایک جگہ اکٹھا کر کے ان کی تفہیم کی ممکنہ کوشش کرنا بہت اہمیت کا حامل ہے-جہاں فرہنگ کا مقدمہ زبانِ

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

میر کے بنیادی ماخذ تک رسائی کا اہم ذریعہ ہے وہیں ادب کے قاری کے لیے فرہنگ کلیاتِ میر، کلامِ میر کو سمجھنے میں بنیادی ماخذ کی اہمیت رکھتی ہے۔کلامِ میر کی تفہیم کے لیے کئی لغات کا سہارا لینا پڑتا ہے اب اس ضرورت کو کافی حد تک یہ ایک فرہنگ پورا کرتی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر فرید احمد برکاتی، فرہنگ کلیاتِ میر (انڈیا: موڈرن پبلشنگ، نئی دہلی، ۱۹۸۸ء) ص ۳۳

۲۔ برکاتی، ص ۲۳

۳۔ برکاتی ص ۲۹

۴۔ برکاتی ص ۸

۵۔ نائب حسین نقوی، فرہنگ انیس (جلد اول) (دہلی: جمال پرنٹنگ پریس، انڈیا ۱۹۷۵)

۶۔ شاہینہ تبسم، فرہنگ کلیاتِ میر (دیوان اول) (انڈیا: معیار پبلی کیشنز، نئی دہلی) ۱۹۹۳

۷۔ حرا یاسمین، تراکیب میر (دیوان چہارم) سرگودھا یونی ورسٹی، شعبہ اردو، مقالہ برائے ایم اے ۱۵ – ۲۰۱۳ء

۸۔ جاوید اقبال، ہشام السعید، مضمون "اردو فرہنگ نگاری تشکیل و تحقیق: ایک جائزہ" تحقیقی مجلہ: "تحقیق" شمارہ ۳۱ (جام شورو: شعبہ اردو آرٹس فیکلٹی، سندھ یونی ورسٹی، سندھ) جنوری تا جون ۲۰۱۶ء

۹۔ برکاتی، ص ۱۳۳

۱۰۔ برکاتی، ۶۰۳

۱۱۔ برکاتی، ص ۳۲

۱۲۔ برکاتی، ص ۱۳۴

۱۳۔ برکاتی، ص ۳۶۰

۱۴۔ برکاتی، ص ۱۶۷

۱۵۔ برکاتی، ص ۴۱۱

۱۶۔ ڈاکٹر عبدالرشید، فرہنگ میر: چراغ ہدایت کی روشنی میں (لاہور: جمال پرنٹنگ) دیباچہ، ۲۰۱۲